الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الدلائل القاطعة

فی ردّ مجلّة الدّعوة للوهّابیّه

تصنیف
عبد مصطفیٰ غلام رضا
مولانا محمد محبّت علی قادری

مکتبہ قادریہ سکندریہ
حزب الاحناف گنج بخش روڈ۔ لاہور

اَلدَّلائِلُ القَاطِعَۃُ
فِی رَدِّ مُجلَّۃِ الدَّعوۃِ لِلوَھابِیَّۃِ

مصنّف عبدِ مصطفٰے غلام رضا
محمد محبّت علی قادری ابنِ محمد علی کھرل
الساکنے
گہنہ گڑھی تحصیل ننکانہ نزد سید والہ ضلع

از خدّام سیّد السادات فخر الصلحاء پیرِ طریقت
رہبرِ شریعت سیّد اعجاز علی شاہ گیلانی زیب
سجّادہ آستانہ عالیہ حجرہ شاہ مقیم

نام کتاب : الدلائل القاطعہ
فی رد مجلۃ الدعوۃ للوھابیہ
مصنف : محمد محبت علی قادری کھرل
صفحات: ۴۵۷
بار اول مارچ ۱۹۹۶ء
تعداد : پانچ سو
کتابت: محمد اکرم معرفت ظفر دارالکتابت
مطبع : شیخ ہندی سٹریٹ داتا دربار لاہور
مطبع : الامان پرنٹنگ پریس اردو بازار لاہو
قیمت : مبلغ ۱۸۰/- روپے

تشبیہ دی جائے تو جس کے ساتھ تشبیہ دی جائے اسے مشبہ بہ کہتے ہیں۔ مشبہ اور مشبہ بہ کے درمیان جو معنی مشترک ہے اسے مشبہ بہ میں اقوی ہونا چاہیئے تب ہی اس تشبیہ سے مشبہ کی مدح ہو سکتی ہے۔

استعارہ کا لغوی معنی یہ ہے کہ کسی چیز کو بطور ادھار لینا اور اصطلاحی معنی یہ کہ ایک چیز کے معنی اصلی کا دوسری چیز پر بطور تشبیہ اطلاق کرنا۔

استعارہ میں بعض علماء کے نزدیک تشبیہ میں مبالغہ ہونا شرط ہے اور بعض کے نزدیک احسن ہے۔

مجاز یہ حقیقت کے بالمقابل ہے اس کا استعمال تب جائز ہے جبکہ معنی حقیقی کا استعمال متعذر ہو۔

اس تمہید کو سمجھنے کے بعد اب دیکھیں کہ جو حضرات مثنوی مولانا روم کو فارسی زبان کا قرآن کہتے ہیں تو یہ کہنا ان کا یا تو تشبیہاً ہوگا اگر تشبیہاً ہو تو اس صورت میں مشبہ اور مشبہ بہ کو تشبیہ کے لیے تمام معانی میں برابر و مشترک ہونا شرط نہیں بلکہ ایک معنی میں مشترک ہونا کافی ہے اور وہ بھی مشبہ بہ میں اقوی ہونا چاہیئے تب ہی مشبہ کو مدح کا فائدہ حاصل ہوگا تو اس اعتبار سے مثنوی کو فارسی زبان کا قرآن کہنے سے مقصد اس کے محاسن کا اظہار کرنا ہوگا نہ کہ قرآن سے موازنہ۔ اگر اسے فارسی زبان کا قرآن کہنا استعارۃً ہو تو اس صورت میں مثنوی مستعار لہٗ اور قرآن مجید مستعار منہ ہوگا اور قرآن پاک کا طرزِ استدلال و طرزِ افہام اور طریقہ تخویف و تحذیر اور طریقہ تشویق و ترغیب وغیرہ مستعار ہوں گے اور مذکورہ کمالات و محاسن سے تشبیہ دینا استعارہ کہلائے گا تو یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ استعارہ میں تشبیہ کے لیے مبالغہ بعض علماء کے نزدیک شرط اور بعض کے نزدیک احسن تو اس اعتبار